احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ - ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۳ فتح ۱۳۷۱ ہش، ۲۳ - دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتامیٰ کی پرورش اپنی اولاد کی طرح کی جائے

عام طور پر لوگ یتامیٰ کی پرورش نوکروں کے طور پر کرتے ہیں۔ اور ان سے نوکروں کی طرح کام لیتے ہیں۔ حالانکہ (۔) یتامیٰ کی پرورش ایسے رنگ میں کی جائے جیسے اپنی اولاد کی ہوتی ہے۔ (۔) یہی ایک چیز ہے جو اگر کسی قوم میں پائی جائے تو اس قوم کے افراد موت سے بے خوف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ موت کے وقت انسان اپنی موت سے نہیں ڈرتا۔ وہ جس چیز سے ڈرتا ہے وہ اپنے بیوی بچوں کا بیوہ اور یتیم رہ جانا ہوتا ہے۔ کہ میرے بعد ان کا کیا بنے گا۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سوچنا چاہیئے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پھر کیسے کیسے خیالات اس کے دل میں اٹھتے ہیں اور کیسے دُور دراز کے نتیجوں پر وہ پہنچتا ہے اور اپنی آنے والی حالت کا خیال کر کے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید اب لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائیں گے اور میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئیں گے اور کبھی سوچتا ہے کہ خدا جانے اب میں کیسی اُبتر حالت میں ہو جاؤں گا اور کن کن دُکھوں میں مبتلا ہوں گا۔ لیکن افسوس کہ اس بات کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا کہ آخر مرنا ہے۔ اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اُس وقت کیا حالت ہوگی۔

یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی ہو جاتی ہے۔ مگر وہ کوڑھ جو رُوح کو لگ جاتا ہے وہ تو ابد تک رہتا ہے کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۴۱۱)

ماہر امراض بچگان محترم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۹۲ء بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب سے درخواست ہے کہ وہ ۳۰۔ دسمبر ۹۲ء بروز بدھ تک کسی روز صبح میڈیکل آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے حسب ضرورت وقت حاصل کر لیں۔

ایڈمنسٹریٹر
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

ضرورت گھریلو ملازم

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب دارالصدر ربوہ کو ایک کل وقتی گھریلو ملازم کی فوری ضرورت ہے۔ لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت بالمشافہ ملاقات کے بعد طے ہوگی۔ (ادارہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا محمد حسین صاحب ضعف اور شدید یرقان سے پی این ایس شفا کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جن احمدی بچوں نے تلاوت مکمل کر لی ہے اور اب ترجمہ سیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کے دینی علم کو بابرکت کرے اور انہیں علم کے نور کو دور دور تک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

بدرسوم اور بری عادتوں کو ہمیں کلیۃً چھوڑنا پڑے گا!

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

مَیں ایک اور بات بھی اس وقت کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے جماعت میں خصوصاً جماعت کی مستورات میں ایک مہم جاری کی تھی اور اس نے بڑی کامیابی حاصل کی تھی اور وہ مہم یہ تھی کہ جماعت بدرسوم اور بری عادتوں کو چھوڑ دے اور بے تکلف زندگی گزارنے کی عادی ہو جائے۔ ایک وقت جماعت پر ایسا آیا کہ حضور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے اور جماعت بدرسموں سے اور بدرسموں کے بدنتائج سے محفوظ ہو گئی۔ لیکن اب پھر جماعت کا ایک حصہ اس طرف سے غفلت برت رہا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال یا دنیوی وجاہتیں عطا کی ہیں وہ بجائے اس کے کہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گذارتے لوگوں کی خوشنودی کے حصول کی خاطر اور اس عزت کے لئے جو حقیقت میں ذلت سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اس دنیا کی عزت اور بدرسوم کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ یہ بدرسوم شادی اور بیاہ کے موقع پر بھی کی جاتی ہیں اور موت فوت کے موقع پر بھی ہوتی ہیں۔ ہمیں کلیۃً ان کو چھوڑنا پڑے گا۔ ورنہ رسوم کے وہ طوق جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا (وہ ان سے ان کے بوجھ دور کرتا ہے) وہ ہم اپنے ہاتھوں سے پھر واپس لا کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو ان میں باندھ دیں گے اور ان طوقوں کو اپنے گلوں میں دوبارہ ڈال لیں گے۔ پھر ہم ان راہوں پر کیسے دوڑیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی ہم پر کھولی ہیں۔

مختصراً میں بڑی تاکید کے ساتھ آپ میں سے ہر ایک کو کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تعلیمی لحاظ سے (کلام پاک) کے اس اعلان کے ذریعہ ان رسوم کو یک قلم ہٹا دیا ہے۔ آپ اپنے گھروں سے اور اپنی زندگیوں سے ان رسوم کو اور بدعات کو یک سر اور یک قلم فوری طور پر ہٹا دیں اور دنیا اور دنیاداروں کی پرواہ نہ کریں اور اپنے رب کی رضا کی پرواہ کریں۔ آپ یا تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتی ہیں یا دنیاداروں کی خوشنودی حاصل کر سکتی ہیں۔ اب آپکی مرضی ہے کہ دنیا کی رسوم کی طرف جھکیں اور دنیا کی عارضی خوشی اور دنیاوالوں کی عارضی عزت حاصل کر لیں۔ یا یہ کہ آپ دنیا اور دنیا والوں کی پرواہ نہ کریں اور جو آپ کا رب آپ سے چاہتا ہے وہ آپ کریں۔

(خطاب فرمودہ سالانہ اجتماع مستورات ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۲۳۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

زبان اور کردار سازی

زبان کی اہمیت تو اسی بات سے ظاہر ہے کہ کہتے ہیں کہ تلوار کا زخم تو مندمل ہو جاتا ہے لیکن زبان کا لگایا ہوا زخم مندمل نہیں ہوتا۔ تلوار کے زخم پر تو مرہم پٹی ہو جاتی ہے اور ایک دفعہ مندمل ہو جائے تو اس کا نشان بھی مٹ سکتا ہے اور اگر نشان نہ بھی مٹے تو تکلیف تو دور ہو جاتی ہے۔ لیکن زبان کا لگایا ہوُا زخم دل پہ لگتا ہے۔ اور ذہن پر لگتا ہے۔ اور لگتا بھی اس طرح ہے کہ جسم کے حصوں پر نہیں بلکہ ان حصوں پر جنہیں کیفیات کہا جا سکتا ہے۔ نہ دل بھُولتا ہے نہ ذہن۔ صلح صفائی بھی ہو جائے تو زخم جوں کا توں رہتا ہے اور یہ ایسا سدا بہار ہوتا ہے کہ زندگی کے کسی حصہ میں بھی یاد آکر تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ بڑھاپے میں بھی ایک شخص کو یہ بات یاد آجاتی ہے کہ بچپن میں کسی نے چولہے کے پاس اسے چمٹا مارا تھا۔ نہ اس کا درد باقی ہے نہ نشان۔ لیکن بات یاد آگئی تو ایک دفعہ پھر درد جاگ اٹھا۔ دراصل چمٹا مارتے وقت جو بات کہی گئی تھی یہ اس کا درد تھا۔ گویا زبان سے کہی گئی بات کا درد۔

زبان کی ایک چھوٹی سی بات سے دل موہ لئے جاتے ہیں اور زبان ہی کی ایک چھوٹی سی بات سے عداوت کا سامان مہیا کر لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس بات کو اہمیت دیتا ہے کہ زبان کو سنبھال کر اور احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ کسی غریب کی مدد کی گئی۔ کام تو اچھا ہے۔ لیکن بعد میں اس پر طعن کیا گیا۔ اور اس پر احسان جتایا گیا تو ایک اچھا بھلا کام بیکار ہو کر رہ گیا۔ صرف بیکار ہو کر نہیں رہ گیا بلکہ جس کی مدد کی گئی تھی۔ اس کے دل میں ایسے جذبات پیدا کر دئے کہ ان کا کسی وقت بھی اظہار ہو سکتا ہے اور یہ اظہار تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔

زبان کا تعلق کردار سے بھی ہے۔ گھر میں ہم جیسی زبان استعمال کرتے ہیں وہ بچوں کے کردار پہ اثر انداز ہوتی ہے۔ گالی گلوچ سے طبیعت میں سختی اور درشتی پیدا ہوتی ہے اور ظلم و ستم کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی ہے۔ آخر گالی گلوچ بھی تو غصہ ہی کا اظہار ہوتا ہے اور غصہ سختی اور درشتی کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر ہم پیار اور محبت کی زبان میں بات کریں تو بچوں کے دلوں میں نرمی اور ملائمت پیدا ہوتی ہے اور وہ دوسروں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ اور یہی کردار سازی ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم احسن قول کی پیروی کریں۔ اچھی بات کریں۔ اور اچھی طرح بات کریں۔ پیار۔ محبت اور ملائمت کا خیال رکھیں۔ یہ بات کردار بھی ہے اور کردار ساز بھی۔

افکار کی یلغار سے مبہوت ہے دنیا
ہر سمت سے آتی ہیں پریشان صدائیں
تسکینِ دل و جان فقط ذکرِ خدا ہے
ہوتی ہیں اگر دور، تو بس اس سے بلائیں

ابوالاقبال

آفتابِ آسمانِ عشق ہے اس دل کا داغ
سامنے آتا نہیں اس کے مہِ کامل کا داغ

خون آخر خون ہے سر چڑھ کے بولے گا ضرور
رنگ لائے گا غضب کا دامنِ قاتل کا داغ

وہ تڑپ کر حسرتوں کے ساتھ دم دینا پڑا
تجھ کو تڑپائے گا قاتل میتِ بسمل کا داغ

دشت پیمائے محبت تھک کے آخر رہ گیا
لے گیا دنیا سے دل پر فرقتِ منزل کا داغ

رہ گئیں بربادیٔ طوفاں سے بچ کر یادگار
کچھ شکستہ لکڑیاں بن کر لبِ ساحل کا داغ

تیرے در پر ناصیہ سائی ہے رشکِ خسروی
روکشِ گوہر ہے یہ پیشانیٔ سائل کا داغ

ہو گئے نذرِ محبت شمع و پروانہ مگر
اک لگن باقی ہے تیری مسندِ محفل کا داغ

مرنے والوں کی وہ آنکھیں اور وہ حسرت دید کی
پتلیاں ایسی ہیں جیسے کاسۂ سائل کا داغ

اس کی ظلمت سے نہیں کچھ خوف اب گوہر ہمیں
عشقِ (-) سے ہے روشن قبر میں اب دل کا داغ

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریک جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں۔ اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں۔ یہ آپ کی احسان شناسی ہوگی۔ اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ صرف دفتر اوّل کی تخصیص پہ حصر نہ کیا جائے۔

(وکالت مال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

۱۷ فروری ۱۹۳۹ء کو خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ دیانت کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

تم ہندوستان کی تاریخ کو پڑھ جاؤ اتنے بڑے وسیع ملک کا انگریزوں کے ماتحت آجانا محض بددیانتی کی وجہ سے تھا۔ انگریزی فوجیں جو شروع زمانہ میں بعض دفعہ سینکڑوں کی تعداد سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں کبھی ہندوستان پر غالب نہیں آسکتی تھیں۔ اگر ہندوستانیوں میں دیانت پائی جاتی۔ بعض دفعہ تو تاریخ پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ ساری بات ہی جھوٹی ہے اور عقل تسلیم نہیں کرتی کہ مدراس کے ایک چھوٹے سے علاقہ میں اقامت پذیر چند سو انگریز ہندوستان کی بڑی بڑی طاقتوں اور حکومتوں کو زیر کرتے چلے جائیں۔ عقل اس کے باور کرنے سے انکار کرتی ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت اس حد تک اخلاق کی گراوٹ کو تسلیم کرنا برداشت نہیں کرتی جس قسم کی گراوٹ اس زمانہ میں ہندوستانیوں میں پائی جاتی تھی۔ کسی جگہ پر تو شہزادوں کو رشوت دے دی جاتی ہے کہ اگر تم اپنے باپ یا بھائی سے بغاوت کرو تو ہم تم کو اس کی جگہ گدی پر بٹھادیں گے اور وہ بددیانت اور ذلیل انسان اس رشوت کو قبول کر لیتے ہیں کسی جگہ وزراء کو یہ امید دلادی جاتی ہے کہ ہم تمہاری ایک ریاست قائم کردیں گے۔ یا تم کو اس ریاست کا قبضہ دے دیں گے۔ یا اور کوئی بڑا عہدہ دے دیں گے اور وہ ننگِ انسانیت اس رشوت کو قبول کر لیتے ہیں اور انہی چالبازیوں کے ساتھ اور انہی رشوتوں کے ذریعے یوروپین اقوام جو نہایت قلیل تعداد میں ہندوستان میں آئیں ہندوستان کے ایک گوشے سے ابھرے ہوئے بادل کی طرح بڑھنا شروع کر دیتی ہیں اور سارے ملک پر چھا جاتی ہیں مرہٹوں کی طاقت یا نظام حیدرآباد کی طاقت کے مقابلہ میں مدراس میں انگریزوں کی دسویں حصہ کے برابر بھی طاقت نہیں تھی۔ اسی طرح سراج الدولہ کی طاقت کے مقابلہ میں بنگال میں انگریزوں کی طاقت دسویں حصے کے برابر بھی نہ تھی۔ مگر باوجود اس کے مقابلہ میں وہ ہار جاتے ہیں اور انگریز جیت جاتے ہیں۔ اس تمام فتح اور شکست کی تہ میں ایک ہی وجہ نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ بڑے بڑے وزراء اور افسر یا رشوت خور تھے یا وہ کسی اور لالچ میں آجاتے تھے۔ اگر یہ بددیانتی نہ ہوتی تو کبھی ہندوستان پر انگریزی حکومت قائم نہ ہو سکتی لیکن اس بددیانتی کی موجودگی میں اگر انگریزی حکومت نہ ہوتی تو فرانسیسی حکومت ہوتی۔ اگر فرانسیسی حکومت نہ ہوتی تو پرتگیزی حکومت ہوتی۔ اگر پرتگیزی حکومت نہ ہوتی تو کوئی اور حکومت ہوتی۔ بہر حال یہ ملک اس قابل نہ تھا کہ اپنا بوجھ آپ اٹھا سکتا۔ بددیانتی کے بوجھ نے ان لوگوں کی کمریں خم کر دی تھیں اور لالچ کے بار نے ان لوگوں کو ایسا جھکا دیا تھا کہ وہ شریف لوگوں میں سیدھا چلنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ وہ تنکار تھے دنیا کا۔ اگر انگریز نہ آتے تو کوئی اور آتا۔ بہر حال وہ خود اپنی حکومت سنبھالنے کے ناقابل تھے۔ اوپر سے لے کر نیچے تک سب جگہ بددیانتی پائی جاتی تھی پھر وسط ہند میں آکر لکھنؤ اور اس کے بعد دہلی میں جو کچھ ہوا وہ بھی اسی بددیانتی کا کرشمہ ہے "غدر" کی بغاوت جب ہوئی تو اس وقت ہندوستانیوں نے چاہا کہ اپنے آپ کو انگریزوں کے تسلط سے آزاد کر لیں اور ایسے کئی مواقع آئے جبکہ دہلی کی حکومت غالب آنے کے بالکل قریب تھی۔ لیکن خود ملک کے اندرونی غداروں اور بددیانتوں نے ان مواقع کو ضائع کر دیا۔ یہ مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ ایک موقعہ پر انگریزی فوج پر نہایت آسانی کے ساتھ گولہ باری کی جا سکتی تھی۔ میں نے خود دہلی میں وہ موقعہ دیکھا ہے مگر زینت محل جو بادشاہ کی چہیتی ملکہ تھی اسے انگریزوں نے رشوت دے رکھی تھی اور اسے کہا تھا کہ اگر تم ہمارا ساتھ دو گی تو تمہارے بیٹے کو تخت مل جائے گا۔ جب دہلی کے فوجی افسروں نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ قلعہ پر توپیں رکھ کر چلا دی جائیں اور بادشاہ نے بھی ان کے مشورے کو قبول کر لیا تو انگریزی فوج کی طرف سے زینت محل کو پیغام پہنچا کہ اگر تم نے اس موقعہ پر توپیں چلنے دیں تو تمہاری تمام امیدیں ہوا ہو جائیں گی۔ تریا چلتر تو ہمارے ملک میں مشہور ہی ہے۔ جب بادشاہ نے توپیں چلانے کا حکم دیا تو بیگم کو بناوٹی طور پر غش پر غش آنے لگ گئے۔ اور اس نے بادشاہ سے کہا کہ توپ کی آواز سے میرا دل دہل جاتا ہے۔ اگر آپ نے توپوں کا چلنا بند نہ کیا تو میں مر جاؤں گی۔ پس خدا کے لئے توپوں کا چلنا بند کرائیں۔ اور اگر توپیں چلانا ضروری ہے تو اپنے ہاتھ سے پہلے مجھے قتل کر دیں تاکہ میں ان کی آواز نہ سن سکوں۔ بادشاہ بھی دھوکے میں آگئے اور گولہ باری کا حکم منسوخ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ایک ہی مقام جہاں سے کامیابی

باقی صفحہ ۶ پر

مولانا سلطان محمود انور۔ ناظر اصلاح و ارشاد

احباب جماعت کی خدمت میں

پیارے بھائیو اور بہنو!

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر قسم کے غیر اللہ کے شر سے کلیتہً محفوظ رکھے۔

جب دسمبر کے آخری ایام آئیں تو دنیا بھر کے احمدیوں اور خصوصاً پاکستان کے احمدیوں اور پھر خاص طور پر اہل ربوہ کے دلوں میں ایک اضطرابی کیفیت قدرتی طور پر پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ یہ ایام گذشتہ ایک صدی بھر کے عرصہ میں احمدیوں کے جلسہ سالانہ کے ایام شمار ہوتے رہے ہیں اور ان مبارک ایام کی ہر احمدی کو نہایت بے قراری سے انتظار رہتی ہے۔ لیکن اہل مرکز جلسہ سالانہ کے تعلق میں بوجہ لاکھوں مہمانوں کی میزبانی کا شرف پانے کے جلسہ کے پیشِ نظر طرح طرح کی تیاریاں کرتے ہیں اور یہ عمل ۱۸۹۱ء سے جاری چلا آرہا ہے۔ لیکن مشیتِ ایزدی سے سمجھنا چاہئے کہ گذشتہ چند سال سے جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کا سالانہ جلسہ ربوہ میں منعقد نہیں ہو رہا۔ امسال بھی ایک اخباری اطلاع کے مطابق (جس کی تاحال حکومت کی طرف سے تردید نہیں ہوئی) جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت نہیں دی گئی۔ جلسہ سالانہ کی برکات کے — کئی پہلو ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے اجازت نہ ملنے کے باعث بے شک جلسہ کا انعقاد نہیں ہو سکے گا۔ لیکن جلسہ کی تاریخی روایات اور محبت بھری یادوں کو تازہ رکھنے میں کوئی قانون مانع نہیں اس لئے میں جملہ احبابِ جماعت اور اہالیانِ ربوہ سے محبت بھری اپیل کرتا ہوں کہ وہ حسبِ معمول ان ایام کو وہ رنگ دینے کی کوشش کریں کہ جس سے ایک طرف جلسہ کی زیادہ سے زیادہ برکات کا سلسلہ بدستور جاری و ساری رہے اور دوسری طرف ہمارے رحیم و کریم خدائے بزرگ و برتر کی شفقت اور رحم کی نظر ہم پر ہو۔ اس کے لئے حسب ذیل امور خاص طور پر آپ سب کی توجہ چاہتے ہیں:۔

۱۔ یہ ایام خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعاؤں میں صرف کریں آپ جہاں بھی ہوں۔ دعاؤں میں وقت صرف کریں۔

۲۔ لغو مشاغل اور مجالس میں اپنے اوقاتِ عزیزہ کو ہرگز ضائع نہ کریں۔

۳۔ آپس میں میل ملاپ اور پیار و محبت کی فضا کو مزید بڑھانے کے لئے خصوصی اقدامات کریں۔

۴۔ باہمی رنجشیں۔ کشیدگیاں اور ناراضگیاں محض للہ اپنے دلوں سے نکال دیں۔

۵۔ گھروں میں اپنے بچوں اور نئی نسل کو خصوصیت کے ساتھ جلسے کی حسین روایات سنائیں اور اپنی مجالس میں جلسہ سے وابستہ نعماء اور افضالِ خداوندی کا کثرت سے تذکرہ کریں۔

۶۔ اہلِ ربوہ اپنے گھروں اور گلی کوچوں کی صفائی اور تزئین کا خاص اہتمام کریں۔

۷۔ گلیوں کی صفائی۔ نالیوں کی درستگی رستوں کا ہموار کرنا اور گلیوں میں روشنی کا اہتمام کرنا بھی ضروری ہے۔ جس طرح ہمیشہ جلسہ کے مبارک ایام میں آپ کرتے رہے ہیں۔

۸۔ ان مبارک ایام میں ربوہ کے ماحول کو ہر جہت سے پیار۔ امن۔ سکون۔ ذکرِ الٰہی۔ ہمدردی اور خیر خواہی والا بنا دیں۔

۹۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ راتوں کو اسی طرح ذکر و عبادت سے روشن اور زندہ رکھیں۔ جس طرح ہم ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔

۱۰۔ اپنے نہایت ہی پیارے آقا کی صحت و سلامتی۔ درازئ عمر اور کامیاب مراجعت کے لئے اپنے قادر و توانا خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سراپا دعا بن جائیں۔

۱۱۔ ان ایام میں احباب خصوصیت سے بہشتی مقبرہ میں بھی دعا کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی جاری رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہماری عاجزانہ مناجات کو شرفِ قبولیت بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرنٹیئر پوسٹ میں شائع شدہ ایک مضمون

پاکستان اور ہندوستان کو بنیاد پرستی سے خطرہ

لاہور سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ کی ۱۴ دسمبر کی اشاعت میں عنبرین زمان نے "بنیاد پرستی ہندوستان اور پاکستان دونوں کو نقصان پہنچا رہی ہے" کے عنوان سے ایک کالم لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ مذہبی بنیاد پرستی ان دونوں ملکوں کی بنیادی قدروں کو تباہ کر رہی ہے۔ بابری مسجد کے انہدام نے ہندوستان کے سیکولرازم کی بنیادوں کو ہلا دیا ہے اور ساتھ ہی ہندوستان کے بارہ کروڑ مسلمان اقلیت کے بنیادی حقوق کو بھی از حد نقصان پہنچایا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں پاکستان میں بھی ۶۰ سے زیادہ مندر گرا دیئے گئے ہیں۔ اس عمل سے ہمارا ہندوستان کے خلاف احتجاج بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ اس سے ہندو بنیاد پرستوں کے ہاتھ مضبوط ہوئے ہیں اور ہندوستان کے مسلمانوں اور مسجد کے خلاف ان کو ایک بہانہ ہاتھ آگیا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ مذہبی دیوانگی میں دونوں ممالک کے بنیاد پرست ایک دوسرے سے کسی طور بھی کم نہیں۔ ہندوستان کے وزیراعظم کو اس ہونے والے واقعہ کے متعلق اس ملک کی خفیہ ایجنسیوں نے پانچ دن قبل بتا دیا تھا۔ لیکن انہوں نے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کچھ نہ کیا۔ حالانکہ صوبے میں گورنر راج کا نفاذ، ملٹری کے ذریعے مسجد کی حفاظت وغیرہ جو کام انہوں نے مسجد کے انہدام کے بعد کئے اگر پہلے کر لئے جاتے تو یہ واقعہ ظہور پذیر نہ ہوتا۔

ہندوستان کی حکومت اب کہہ رہی ہے کہ مسجد دوبارہ تعمیر کی جائے گی۔ اگرچہ یہی مسئلے کا صحیح حل ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ ہندو بنیاد پرستوں کا اس کے خلاف ردّ عمل کیا ہوگا۔ اور اس رد عمل کو ختم کرنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہوگا۔ اور اس میں اقلیتوں کے لئے کتنے خطرات مضمر ہوں گے۔ حالانکہ اگر پہلے ہی مسجد شہید نہ ہونے دی جاتی تو اتنا نقصان نہ ہوتا۔

ہمارے ملک میں بھی حکومت اور اپوزیشن کا کردار انتہائی گھناؤنا ہے۔ ہماری اپوزیشن نے اس معاملے میں کوئی قابل ذکر کردار ادا نہیں کیا انہوں نے اس المناک المیہ سے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے اپنے آپ کو ایک ذمہ دار اور قابل اعتماد اپوزیشن ثابت کرنے کا موقعہ ہاتھ سے کھو دیا۔

اس کے بالمقابل ہماری حکومت کی مجرمانہ خاموشی بھی انتہائی افسوسناک ہے پاکستان میں اس کے رد عمل کا اندازہ پہلے ہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ اور یہاں اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور ان کے جان و مال کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات بروقت کئے جانے چاہئیں تھے۔ لیکن ہوا یہ کہ وفاقی اور صوبائی وزرا خود جلوسوں کی قیادت کرتے رہے اور جاہل عوام کے حوصلے بڑھاتے رہے۔ حالانکہ ہماری اقلیتوں کا ان مظالم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا جو ہندوستان میں کئے جا رہے تھے۔ اور سب سے زیادہ المناک بات یہ ہے کہ جبکہ ہندوستان میں اخبارات اور دانشور اس سانحہ کے خلاف کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں ہمارے ہاں اس قسم کا کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا جو کہ از حد افسوسناک ہے۔

ہندوستان کا پریس اور دونوں ایوانوں کے ممبروں کی ایک خاصی تعداد ابھی تک اپنے سیکولر دستور پر یقین رکھتی ہے اور ہمیں چاہیئے کہ ان کی ہر طرح مدد کی جائے نہ کہ ہندوستان کے خلاف ایک محاذ کھول دیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے مسلمان ہندو بنیاد پرستوں کے ہاتھوں مزید مشکلات کا شکار ہو جائیں گے اور یہ تو ظاہر ہے کہ انہوں نے وہیں رہنا ہے اور ہم ۱۲ کروڑ مسلمانوں پاکستان نہیں لا سکتے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مذہبی بنیاد پرستی سے دونوں ممالک کو خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اگر ہندوستان میں ہزاروں جانیں تلف ہو چکی ہیں تو پاکستان میں بھی آئے دن ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات بھی خاصے سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری اقلیتیں بنیاد پرستوں کے ہاتھوں تلخ زندگی گذار رہی ہیں اور ہماری حکومت بھی ان بنیاد پرستوں کے ہاتھوں میں اپنے سیاسی مفادات کی وجہ سے کھلونا بنی ہوئی ہے۔ دراصل دونوں ممالک میں ذمہ دار اور روشن ضمیر لیڈر شپ کی ضرورت ہے جو بلا لحاظ مذہب، ذات اور عقیدہ ملک کے تمام باشندوں میں مساوات پر یقین رکھتی ہو اور آج کے ترقی یافتہ دور میں ایک ماڈرن حکومت اس کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ اس بات کو مزید سمجھنے کے لئے یوگوسلاویہ کا انجام ہمارے سامنے ہے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ میں افریقن نیشنل کانگریس آئندہ سال اپریل میں حکومت میں شرکت کر سکے گی۔ اگرچہ تبدیلیاں تو فروری ہی سے شروع ہو جائیں گی۔ لیکن اپریل میں خاص طور پر افریقن نیشنل کانگریس کے اعلیٰ احکام کو جنوبی افریقہ کی حکومت میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ یہ بات افریقن نیشنل کانگریس کے محمد ولی موسیٰ نے ایک کانفرنس میں بتائی جو نسلی پالیسی کی تحریک کے خلاف نٹال کے صوبہ میں منعقد کی گئی تھی۔ مسٹر موسیٰ جو افریقن نیشنل کانگریس کے ایک اعلیٰ کارکن ہیں اور حکومت سے گفت و شنید کرنے والے وفد کے رکن ہیں نے اس بات کی امید دلائی ہے کہ عنقریب حکومت کے ساتھ گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں وہ توقع کرتے ہیں کہ ان کی پارٹی کو حکومت میں شریک کار بنا لیا جائے گا۔ افریقن نیشنل کانگریس کے حکومت میں شرکت کرنے سے جنوبی افریقہ کی ایک لمبے عرصے کی نسلی امتیاز کی پالیسی کا بہت حد تک خاتمہ ہو جائے گا۔ اگرچہ یہ بات افریقن نیشنل کانگریس کا آخری ہدف نہیں ہے وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ حکومت ان کی ہو اور وہ سفید فام لوگوں کو دعوت دیں کہ حکومت میں شرکت کریں۔ نہ کہ حکومت سفید فام لوگوں کی ہو اور وہ چند ایک افریقیوں کو اپنی حکومت میں شامل کر لیں۔ اس معاملے میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ افریقیوں کے مختلف دھڑے آپس میں برسرپیکار رہتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں خاصی قتل و غارت بھی ہو جاتی ہے۔ اگر سب افریقی ایک ہی کانگریس کے ماتحت ہوں تو یقیناً ہدف کے حصول میں آسانی بھی رہے اور ایسا جلدی بھی کیا جا سکے۔

بی جے پی

بھارت کی حکومت نے بی جے پی اور تین دیگر ہندو سیاسی پارٹیوں جنہیں خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے کے بہت سے افراد کو زیر حراست لے لیا ہے اترپردیش میں تقریباً ایک ہزار افراد حراست میں لئے گئے ہیں اور مختلف علاقوں سے جو وہاں رپورٹیں مل رہی ہیں پتہ چلتا ہے کہ سب بڑے بڑے لیڈر جن کا خلاف قانون پارٹیوں سے تعلق ہے اور بی جے پی کے لیڈر روپوش ہو گئے ہیں تاکہ انہیں حراست میں نہ لیا جا سکے۔ ہماچل پردیش کی بی جے پی حکومت اور دوسری دو حکومتوں کو بھی بی جے پی نے کہا ہے کہ وہ ان کے لیڈروں کو حراست میں نہ لیں اور مرکزی حکومت کے احکام کی تعمیل نہ کریں۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ نے وزیراعظم نرسیما راؤ سے کہا ہے کہ وہ یو۔ پی کے علاوہ جن صوبوں میں بی جے پی کی حکومت ہے اسے ڈسمس کریں ایسا ممکن ہوگا یا نہیں لیکن کم از کم اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہاں کے ہوش مند لوگ اس بات پر نادم ہیں کہ سخت دل ہندوؤں نے جن کا زیادہ تر تعلق بی جے پی سے ہے مسلمانوں کے دل دکھائے ہیں۔ بابری مسجد کا انہدام اور بہت سی جانوں کا اتلاف ایسی بات نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے اور اس میں کیا شک ہے کہ ہر ملک میں اور ہر معاشرے میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو ہوشمندی سے کام لیتے ہیں اور برا کام کرنے والوں کی مذمت سے نہیں چوکتے۔

اعلیٰ افسران حکومت

سندھ کے چیف جسٹس ہائیکورٹ مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد نے اس بات کو شدت سے برا منایا ہے کہ حکومت کے اعلیٰ افسر محض اپنی افسریت کے پیش نظر اپنی طاقت کا اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ جو درست نہیں۔ چیف جسٹس موصوف نے کہا کہ کئی دفعہ اعلیٰ عدالتوں نے حکام سے کہا ہے کہ جب کسی کے انفرادی حقوق کا سوال پیدا ہو تو انتظامی عہدوں کی طرف سے ایسے فیصلے کئے جانے چاہئیں جو عقل کو قابل قبول ہوں اور جو انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوں۔ نہ کہ یکطرفہ سوچ کے ساتھ اور وہ بھی غیر قانونی طور پر۔ آپ نے یہ بات اس وقت کہی جب ایک دستوری پٹیشن ابتدائی سماعت کے لئے اس بنچ کے سامنے آئی۔ جس میں چیف جسٹس کے علاوہ مسٹر جسٹس شوکت حسین زبیری بھی شامل تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصرات

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق امیر و مربی انچارج، برطانیہ، امریکہ و مشرقی افریقہ نے "اختلاف عقائد کے باوجود رواداری کا شاندار نمونہ" کے عنوان سے لکھا ہے کہ دو بھائی رشید احمد اور حمید نامی صاحبان قالین فروش کنساشا۔ زائرے (سابق کانگو) میں رہتے تھے۔ احمدیت سے عقائد کے اعتبار سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے احمدی مربی کو یہ پیشکش کر رکھی تھی کہ جب بھی رقم کی ضرورت ہو اور مرکز سے رقم آنے میں ڈاک کی بدانتظامی کی وجہ سے تاخیر ہو ہم سے رقم لے لیا کریں جب مرکز سے پیسے آجائیں ہمیں ادا کر دیا کریں۔ ان کی اس نیکی سے ہمارے مربی مقیم کنساشا کو بہت آرام ملا۔

جن دنوں ان کا نیروبی میں کاروبار تھا انکی دکان ایک معروف علاقہ ہارڈنگ سٹریٹ میں تھی۔ ان کے پاس ایک دفعہ رسالہ لائف کا نمائندہ آیا کہ اس ملک میں دین حق کی ترقی اور اداروں کے متعلق معلومات درکار ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سے ان کو ملا دیا۔ اس نمائندے کا نام ڈیوڈ ڈگلس ڈنکن تھا۔ مسٹر ڈنکن نے بتایا کہ لائف رسالہ مشہور مذاہب کے متعلق خاص نمبر شائع کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ان کو پوری تفصیل سے ساری دینی جدوجہد سے آگاہ کیا گیا۔ مسٹر ڈنکن نے تین گھنٹہ تک پوری تفصیل سے انٹرویو کیا۔ اس کے بعد خواہش ظاہر کی کہ یوگنڈا میں بھی احمدی مربی کو ان کی آمد سے مطلع کیا جائے۔ چنانچہ مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب کو بتا دیا گیا۔

اسی طرح مکرم نسیم سیفی صاحب کے بارے میں بھی بتایا گیا جو اس وقت نائیجیریا میں مربی تھے ان کے نام ایک خط بھی مکرم ڈنکن صاحب کو دیا گیا۔ مسٹر ڈنکن نے تمام جگہوں کا دورہ کیا۔ اور مطلوبہ معلومات پوری تفصیل سے حاصل کیں۔ چنانچہ رسالہ لائف نے جو خاص نمبر شائع کیا اس میں جماعت احمدیہ اور اس کے مربیان کا خصوصی ذکر کیا۔ اور کئی فوٹو دیئے۔ یہ ساری تفصیل کئی صفحات پر مشتمل تھی۔ اس وقت رسالہ لائف کی اشاعت پندرہ لاکھ کے لگ بھگ تھی اور یہ امریکہ کا بہت مشہور اور وقیع رسالہ تھا۔ انہی دنوں رسالہ لائف کا یہ تذکرہ علیحدہ طور پر جماعت کی طرف سے بطور پمفلٹ بھی شائع کیا گیا۔

اب کچھ عرصہ ہوا مسٹر ڈنکن نے اس سارے مضمون کو اور دین حق کے مسائل، تہواروں اور دنیا بھر کی عبادت گاہوں اور خوبصورت عمارات کا تفصیل سے ذکر کر کے ایک خاص کتاب جو آرٹ پیپر پہ شائع ہوئی ہے "دی ورلڈ آف اللہ" (اللہ کی دنیا) کے نام سے شائع کی ہے۔ بوسٹن کمپنی نے اسے شائع کیا ہے۔ احمدیت کے ذکر کے سلسلے میں دس شرائط بیعت، جماعت کے عقائد، خاکسار کا نیروبی کا انٹرویو اور اس کے ساتھ نائیجیریا یوگنڈا اور نیروبی کے بارے میں احمدیت کا تذکرہ بھی شامل اشاعت ہے۔

غرض اس تذکرہ کہ ان قالین فروش دوستوں کی محبت کا بیان ہے جنہوں نے اس نمائندہ کو ہم سے ملوا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ اللہ تعالیٰ مسٹر ڈنکن کو بھی جزا دے جنہوں نے یہ قابل قدر مضمون لکھا۔

نائلہ یوسف

سنہری باتیں

۱۔ محبت انسان کے اندر ایک شریف جذبے کا نام ہے جسے نکال دیا جائے تو انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں رہتا

۲۔ صلح کے ذریعے انسان ایسے مقام تک پہنچ سکتا ہے کہ جہاں ظلم اور سختی سے نہیں پہنچ سکتا۔

۳۔ توبۃ النصوح اس کا نام ہے کہ بُرے فعل سے اس طرح توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہ کرے۔

۴۔ جو دوسروں کی خوشحالی پر نظر رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔

۵۔ جو لوگ ہر وقت رنج و غصہ میں رہتے ہیں وہ اپنا اور دوسروں کا بڑا نقصان کرتے ہیں۔

۶۔ رُوح کو سنوارنے کی خواہش ہو تو جسم کی آرائش سے بے نیاز ہو جاؤ

۷۔ وہ شخص قابل تعجب ہے جو خوفِ مرض سے مُضر چیزوں سے پرہیز کرتا ہے مگر جہنم کی آگ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

حکیم محمد افضل فاروقی

رب کریم — ہمارا مشکلکشاء

مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء کے پرچے میں آپ کا اداریہ "رب کریم۔ ہمارا مشکل کشاء" نظر سے گذرا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی انتہائی مشکل کے وقت مشکل کشائی کا کوئی واقعہ برائے اشاعت تحریر کریں۔ یہ کالم بھی آپ نے خوب چنا ہے۔ جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتا ہے ویسے تو ہم سب احمدیوں کی مشکلات کا حل کرنے والا وہی رب کریم مشکل کشاء ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ ہم اس کی مہربانیوں کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ خاکسار کے ساتھ کئی ایسے مشکل واقعات پیش آئے ہیں جن کو محض خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حل کئے ہیں جس کا وہم وگمان بھی نہ ہوتا تھا چنانچہ حال ہی میں رونما ہونے والا واقعہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ اگر مناسب سمجھیں تو شائع کر دیں۔ شکریہ

ماہ اگست ۹۲ء میں خاکسار ایک کام کے سلسلہ میں ربوہ گیا۔ اپنا کام کر چکنے کے بعد واپس روانہ ہوا۔ ربوہ سے چنیوٹ پھر چنیوٹ سے بذریعہ ویگن جھنگ اور پھر جھنگ سے ملتان بذریعہ ویگن خیریت سے پہنچ گیا۔ چونکہ ربوہ سے میں ایک بجے دوپہر روانہ ہوا تھا۔ اس لئے ملتان ساڑھے سات یا آٹھ بجے شام پہنچ گیا۔ آگے میں نے اوچ شریف جانا تھا اور سفر باقی تھا۔ گرمیوں کا شدید موسم تھا۔ ملتان سے علی پور ویگن پر سوار ہوا۔ ساڑھے آٹھ بجے رات ویگن چل پڑی مظفر گڑھ پاس کیا۔ ویگن ڈرائیور نے آگے کی بتیاں جلائیں تاکہ راستہ صاف نظر آتا جاوے مگر روشنی برائے نام تھی۔ معلوم ہوا کہ بیٹری سسٹم ناقص ہونے کی وجہ سے روشنی مدھم تھی۔ جس کی وجہ سے ڈرائیور نے رفتار کم کر دی۔ ہماری ویگن رینگتی جا رہی تھی۔ پیچھے سے اور کئی ویگنیں اور بسیں پاس ہو رہی تھیں۔ خاکسار دعاؤں میں مشغول ہو گیا۔ اور ساتھ ہی اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ ملتان کے اڈہ سے اس کی پیچھے والی ویگن جو بالکل نیو تھی اس پر سوار ہو جاتا۔ دس پندرہ منٹ اور انتظار کر لیتا مگر کیا معلوم تھا کہ اس کی لائٹیں ٹھیک نہیں ہیں اس وقت مغرب کا وقت تھا۔ اندھیرا نہیں تھا۔ میں نے سمجھا کہ پندرہ بیس منٹ علی پور پہلے پہنچ جاؤں گا۔ اور پھر وہاں سے اوچ شریف چلا جاؤں گا۔ مگر قدرت کو اور منظور تھا۔ اور یہ میرے لئے امتحان اور دعا کا وقت تھا۔ بہر حال ویگن رینگتی جا رہی تھی اور ہم سب مسافر اندھیرے میں سفر کر رہے تھے۔ سامنے کی بتیوں سے تھوڑی بہت روشنی سے سفر جاری تھا۔ دعا کر رہے تھے کہ یا الٰہی یہ رہی سہی روشنی ختم نہ ہو جاوے۔ اندھیرا گھپ تھا۔ اس وقت چاند بھی نہیں تھا۔ چالیس میل کا فاصلہ ابھی طے کرنا تھا۔ سخت گرمی اور پھر ہوا بالکل بند حبس شدید۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا اور جس کا ہمیں خطرہ تھا۔ ڈرائیور نے ایسا کلچ دبایا تیز روشنی کرنے کے لئے کوشش کی تو رہی سہی وہ روشنی بھی گل ہو گئی۔ اور اسی طرح رینگتی ہوئی ویگن سڑک کے ایک طرف کھڑی کر دی گئی۔ بشومئی قسمت کہ ویگن بھی اس جگہ رُکی جہاں آبادی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ویران اور سنسان جگہ تھی۔ ویگن سے سب سواریاں نکل آئیں خاکسار بھی باہر سڑک پر آ گیا۔ گرمی سخت۔ پسینہ سے شرابور۔ ہوا بند۔ رات کے دس بج چکے تھے۔ پیاس اور بھوک بے حد لگ رہی تھی۔ کیونکہ سارے دن کا سفر جاری تھا۔ اس جگہ پانی کا نام و نشان نہیں تھا۔ گھپ اندھیرا تھا۔ ویگنیں اور بسیں آ جا رہی تھیں۔ ٹرک بھی آ جا رہے تھے۔ پیچھے والی ویگنوں اور بسوں میں سواریوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہمیں اٹھانے کو تیار نہیں تھیں۔ ہمارا منہ چڑا کر جا رہے تھے۔ اور میں تھا کہ اپنے آپ کو کوس رہا تھا۔ کہ اگر پندرہ منٹ بعد دوسری ویگن پر سوار ہوتا تو اب اوچ شریف بھی پہنچ جاتا۔ آخر اس ویران سنسان اور بیابان جگہ پر خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑا کر دعا کی کہ یا الٰہی میں تو کمزور ناتواں ساٹھ سال کی عمر کا ہوں۔ مجھ میں اب ہمت نہیں کہ پیاس برداشت کر سکوں۔ بھوک کی وجہ سے بدن نڈھال ہے۔ اب تو ہی مدد فرما اور مشکل آسان کر۔ ہر قسم کی عربی، اردو اور اپنی زبان میں دعائیں کر رہا تھا۔ ایک گھنٹہ ہمیں وہاں کھڑا رہنا پڑا۔ ویگن ٹھیک ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ آخر گیارہ ساڑھے گیارہ بجے رات پیچھے سے ایک کار نمودار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے درد دل سے دعا کی کہ یا الٰہی اس کار والے کے دل میں تو رحم پیدا فرما اور اسے روک تاکہ مجھے ساتھ لے جاوے۔ چنانچہ رب کریم مشکل کشاء نے میری مشکل حل کی۔ اور اس خدا کے بندے نے کار روک کر مجھے لفٹ دی۔ وہ صاحب ضلع کونسل مظفر گڑھ کے ممبر تھے اور علی پور کے رہنے والے تھے۔ علی پور جا رہے تھے۔ ساڑھے بارہ بجے رات علی پور پہنچا۔ کار میں خدا تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتا جا رہا تھا۔ شکرانہ کرتا جا

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۱۸ میں منورہ سلطانہ بنت محمد حنیف باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۰/۶ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) طلائی بالیاں وزن ۱۰۰۔ ملی گرام ۲۔ گرام مالیتی ۶۵۱۔۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۵۰۔۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ منورہ سلطانہ باجوہ ۴۰/۶ فیکٹری ایریا ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالغنی صاحب وصیت نمبر ۵۸۴۴ ، گواہ شد نمبر ۲۔ حمیدہ حنیف باجوہ وصیت نمبر ۲۲۸۸۳ والدہ موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۷۲۱ میں انیسہ زوجہ مکرم عبداللطیف صاحب قوم ۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۱۔B ، ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) حق مہر دس ہزار روپے ۱۰۰۰۰۔ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۳ تولہ مالیتی دس ہزار ۱۰۰۰۰۔ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰۔ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ ۔ انیسہ زوجہ عبداللطیف صاحب ۴۱۔B ، ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ ، صدر مجلس موصیان ناصر آباد ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشرہ احمد وصیت نمبر ۲۷۷۴۸ ، ناصر آباد ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۸۷۲۲ میں ہمایوں نصیر ولد ملک نصیر احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۵۹ ، گلی نمبر ۱۰۶ ، ۹/۴ G اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۹-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۴۱۱۹۔۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ ہمایوں نصیر ۸۵۹ ، گلی نمبر ۱۰۶ ، ۹/۱۹ G اسلام آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ جاوید یامین یونس وصیت نمبر ۲۲۹۸۳ ، گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد ناگی وصیت نمبر ۲۵۸۸۵ ،

مسل نمبر ۲۸۷۲۳ میں مبشر محمود ولد ڈاکٹر محمود احمد ناگی قوم ناگی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ستر ۷۰۔ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد ۔ مبشر محمود ولد ڈاکٹر محمود احمد ناگی ۱۰/۱ سٹریٹ نمبر ۶۷ ، ۹/۴ G ، اسلام آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر محمود احمد ناگی وصیت نمبر ۲۵۸۸۵ ، والد موصی ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد فرخ وصیت نمبر ۲۰۰۶۰ ،

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

کے ساتھ انگریزی فوجوں پر حملہ ہو سکتا تھا اس پر سے گولہ باری بند کر دی گئی اور انگریزی فوجیں غالب آگئیں ۔ خود بادشاہ کا وزیر اعظم اندر سے انگریزوں کے ساتھ ملا ہوا تھا اور انگریزوں کو باقاعدہ اندرونی خبریں پہنچتی رہتی تھیں۔

اودھ کی حکومت بھی اسی طرح تباہ ہوئی ۔ وہاں کے لوگوں کا تمام روپیہ کلکتہ کے انگریزی بینک میں جمع تھا ۔ جب انگریزوں نے اس علاقہ پر حملہ کیا تو انہوں نے لوگوں کو کہلا بھیجا کہ اگر تم نے ذرا بھی ہمارے خلاف آواز اٹھائی یا مقابلہ کیا تو تمہارا تمام روپیہ ضبط کر لیا جائے گا ۔ جب تک ان کے روپے جمع نہیں تھے ۔ اس وقت تک تو انہیں یہ لالچ دیا گیا کہ اگر تم اپنے روپے ہمارے بنک میں جمع کرو گے تو تمہیں بہت کچھ سود ملے گا ۔ اور جب روپیہ جمع ہو گیا اور اودھ پر انہوں نے حملہ کی تیاری کی تو سب کو نوٹس دے دیا کہ اگر تم نے ہمارا مقابلہ کیا تو سب روپیہ ضبط کر لیا جائے گا نتیجہ یہ ہوا کہ جب انگریزی فوج اندر داخل ہوئی تو ایک شخص بھی ان کے مقابلے کے لئے کھڑا نہ ہوا ۔

اب اس میں بھلا انگریزوں یا کسی اور قوم کا کیا قصور ہے ۔ یہ خود اپنی قوم کا قصور ہے کہ لوگ اپنے اخلاق کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے ۔ جب کبھی ہندوستان میں کانگرس کا شور بلند ہوا ہے ۔ میں نے ہمیشہ انہیں یہی کہا ہے کہ تم اس وقت تک حکومت نہیں کر سکتے جب تک لوگوں کے اندر بد دیانتی پائی جاتی ہے ۔ ہاں اگر قومی طور پر تم دیانت کو لوگوں کے اندر قائم کر دو تو پھر میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ انگریز آپ ہی آپ تم سے صلح کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے ۔ اب بھی دیکھ لو کیا ہو رہا ہے گو کئی صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہو چکی ہیں ۔ مگر انہی صوبوں میں خطرناک طور پر رشوتیں چل رہی ہیں اور اب تو گاندھی جی نے بھی اپنے اخبار میں لکھا ہے کہ بعض واقعات میرے سامنے ایسے آئے ہیں جن سے یہ بات درست معلوم ہوتی ہے تو جب تک کسی قوم میں دیانت نہیں اس وقت تک نہ اس قوم میں حکومت رہ سکتی ہے نہ حکومت لے سکتی ہے ۔ اور اگر بالفرض وہ کبھی اپنی کثرت تعداد کی بنا پر حکومت لے بھی لے تو وہ حکومت کو سنبھال نہیں سکتی ۔ مگر یہ چیز صرف حکومت سے تعلق نہیں رکھتی کہ یہ کہا جائے کہ آپ حکومتوں کی بات لے بیٹھے ہیں ۔ جماعت احمدیہ کی بات کیوں نہیں کرتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ طاقت اور جتھہ حکومتوں سے ہی وابستہ نہیں ہوتا ۔ بلکہ قوموں سے بھی وابستہ ہوتا ہے ۔ اور بعض قومیں تو تلوار سے جیتتی ہیں اور بعض نظام اور دعوت الی اللہ سے جیتتی ہیں ۔ ہماری جماعت تلوار سے جیتنے والی نہیں ۔

عطیہ خون

خدمت بھی ہے عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

جو دوست وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔
(ادارہ)

محمد طٰہٰ ابن محمد یوسف
بیداد پور ضلع شیخوپورہ

فریدہ مسعود بنت مسعود احمد
مرید کے ضلع شیخوپورہ

فرحت یاسمین بنت فاروق احمد
مرید کے ضلع شیخوپورہ

انعام احمد ابن حبیب احمد بٹ
بیداد پور ضلع شیخوپورہ

ظہیر احمد ابن منیر احمد باجوہ
ربوہ

سید شہریار احمد شاہ ابن سید نور مبین شاہ
دیونا منڈی گجرات

وردہ نعیم بنت نعیم احمد
کراچی

سعدیہ بنت شہباز احمد
مرید کے ضلع شیخوپورہ

فیاض احمد ابن ریاض احمد
مرید کے ضلع شیخوپورہ

ذیشان احمد ابن صدر الدین
مرید کے ضلع شیخوپورہ

وسیم احمد ولد نواز احمد
بیداد پور ضلع شیخوپورہ

شاہد احمد ابن شہباز احمد
مرید کے ضلع شیخوپورہ

زوہیب احمد ابن ادریس احمد
بیداد پور ضلع شیخوپورہ

نازیہ سلیم بنت محمد سلیم
مرید کے ضلع شیخوپورہ

امین عابد بنت عبدالحمید عابد
ربوہ

طارق احمد ابن ظفر اقبال
ربوہ

مسرور احمد ابن جمشید احمد
مرید کے ضلع شیخوپورہ

عنصر ریاض ابن محمد ریاض
مرید کے ضلع شیخوپورہ

سجیلہ جمیل بنت جمیل احمد مربی سلسلہ
چنیوٹ

انیق احمد رفیق ابن محمد رفیق
ندھیری آزاد کشمیر

تہمینہ امیر بنت قیصر داؤد
کوٹلی آزاد کشمیر

خدیجہ نامرہ بنت منور احمد
احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ

صائمہ مبارک بنت مبارک احمد سملیہ
قادیان

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

رہا تھا۔ اور اسی طرح ساڑھے بارہ بجے رات علی پور پہنچ گیا۔ ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ علی پور میں میری لڑکی کا گھر تھا۔ رات وہاں جا کر پیر کی سجدہ ریز ہوا۔ اور دوسری صبح کو اپنے گھر اوچ شریف خیریت سے پہنچ گیا۔ سچ پوچھئے تو جس وقت کار آئی اور لفٹ ملی تو اس وقت بھوک اور پیاس کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضرور سنتا ہے اور مشکل کشائی کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۲ دسمبر۔ آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس رپورٹ کی تردید کی کہ پاکستان نے اپنا دفاعی بجٹ منجمد کر دیا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ نہیں اپوزیشن کو جلسے جلوسوں سے نہیں روکا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر الٰہی بخش سومرو سے ملاقات کرتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ پاکستان کے لئے خارجہ پالیسی نہیں بدلے گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت پاکستان کے ساتھ تعلقات پائدار بنانے کی خواہش مند ہے۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ ہم مرکز سے وسائل کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنے عوام کی حالت بہتر نہیں بنا سکتے۔

○ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نے کہا ہے کہ اپوزیشن پارلیمنٹ کا حصہ ہے جس کے بغیر پارلیمنٹ مکمل نہیں ہوتی۔

○ اے این پی کے قائد خان ولی خان نے این۔ ڈی۔ اے کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ بھارت میں حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ناکام ہو گئی ہے اور وزیر اعظم نرسیماراؤ کی کانگریسی حکومت اس بحران سے بحفاظت بچ نکلی ہے جو ہندو قوم پرست جماعت بی جے پی نے اس کے لئے پیدا کر رکھا تھا۔ تحریک کو ۱۳۴ ووٹوں سے شکست ہوئی۔

○ بابری مسجد کی شہادت کے خلاف گذشتہ روز واشنگٹن میں سینکڑوں مسلمانوں نے بھارتی سفارتخانے کے سامنے ایک اور مظاہرہ کیا۔ اور بھارتی سفارتخانے کے حکام کو بھارتی وزیر اعظم نرسیماراؤ کے نام ایک مذمتی خط دیا ہے جس میں سانحہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے اور مسلم اقلیت کو تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نرسیماراؤ بابری مسجد کی شہادت کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرکزی حکومت نے اپنی ذمہ داریوں کا سنجیدگی سے احساس کیا ہوتا تو یہ سانحہ پیش نہ آتا۔

○ قطر اور سعودی عرب نے اپنا سرحدی تنازعہ طے کر لیا ہے اس ضمن میں دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے۔ اس موقعہ پر مصر کے صدر حسنی مبارک بھی موجود تھے جنہوں نے دونوں ملکوں میں ثالثی کا کردار ادا کیا ہے۔

○ وفاقی کابینہ کا ایک اجلاس پیر کو وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم کے حالیہ دورہ جاپان کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ وزیر اعظم نے اپنے جاپان کے دورہ کی تفصیلات سے کابینہ کو آگاہ کیا۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے کہا ہے کہ ضمانتیں نہ لے سکنے والے صدارتی آرڈی ننس کی تشریح اور اس کے اثرات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اٹارنی جنرل ۲۴ دسمبر کو عدالت میں حاضر ہو کر بیان دیں یہ رولنگ آصف زرداری کی درخواست ضمانت کی سماعت کرنے والے سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے دی ہے۔

○ جاپان نے سال ۱۹۹۳ء کے لئے ۴۰۰ ملین ڈالرز (۴۰ کروڑ ڈالر) کی پاکستان کے لئے امداد روک دی ہے۔ وزیر اعظم نے اس سلسلے میں جاپانی وزیر اعظم سے حالیہ دورہ کے دوران خصوصی ملاقات کی اور انہیں پاکستان کی ضروریات سے آگاہ کیا لیکن مذاکرات نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکے یہ بات وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کل ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

○ صدر پاکستان نے کہا ہے کہ حالیہ آرڈی ننس جلد ہی نافذ نہیں ہوا۔ مناسب ردو بدل کے لئے کئی بار حکومت کو واپس بھیجا گیا۔ انہوں نے کہا کہ صدر کا کام آرڈی ننس نافذ کرنا اور واپس لینا نہیں وہ صرف دستخط کرتا ہے۔

○ بابری مسجد کی شہادت کے سانحہ کے خلاف پی ڈی اے نے پیر کی سہ پہر ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جلوس "الوداع حکومت الوداع" اور وزیر اعظم بے نظیر کے نعرے لگاتا لیاقت باغ پہنچ گیا۔ خواتین نے بھی جلوس میں شرکت کی۔ جلوس پر امن رہا۔ لیاقت باغ میں پی۔ ڈی۔ اے کے لیڈروں نے تقاریر کیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو پیر کو علالت کے باعث پی ڈی اے اور این ڈی اے کے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں شرکت اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کی غرض سے اسلام آباد نہ پہنچ سکیں۔ جس سے حزب اختلاف کے پروگرام کو شدید دھچکا لگا ہے۔

○ پی ڈی اے اور این ڈی اے کے مشترکہ اجلاس میں حالیہ آرڈی ننس کے خلاف جدوجہد جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے کہا ہے کہ آرڈی ننس کالا قانون ہے اسے کسی صورت بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

○ روسی صدر یلسن اور وزیر اعظم روس کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ جس کے تحت کابینہ کے ریڈیکل اصلاح پسند اراکین کو تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ بی بی سی کے مطابق دونوں رہنماؤں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ آزاد معیشت کی طرف مراجعت کا عمل جاری رکھا جائے گا۔

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۷۵/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں
سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: ڈاکٹر قیصر محمود۔ میاں ہسپتال ہائی سٹریٹ۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱/۶۰۶

پتہ